پروفیسر ڈاکٹر قاضی عابد* چاند لعل**

اردو میں بھگود گیتا کے اردو تراجم کی روایت

Abstract: *The Bhagavad-Gita 'the song of God' is the symbol of hindusim. This holy book has been translated in all most all the languages of the world. This paper reflects the basic information of Gita and tradition of Urdu translation of the Bhagavad-Gita which is strengthening the culture of syncretism. It will help to promote communal harmony among the different religion of the people of the country. We found 54 urdu translatios of GITA and have analysed them.*

اُردُو زبانِ ادب کو انمول ادبی خزانے مہیا کرنے اور اسے زیادہ سے زیادہ ثروت مند عالمگیر بنانے میں تراجم نے اہم ترین کردار ادکیا۔ اُردُو ادب میں تراجم کے نقشِ اول فورٹ ولیم کالج سے پہلے موجود تھے لیکن فورٹ ولیم کالج نے ہندوستانی تہذیب و معاشرت اور مقامی زبانوں کے ادب کو اردو میں ترجمہ کرنے کا باقاعد رواج دیا، اس طرح اس ادارے کی روش پر بہت سے علمی و فکری اداروں نے تراجم کا کام شروع کیا، بہت سے ادیبوں اور شاعروں نے انفرادی و اجتماعی کاوشوں کی بنا پر ہی بہت سے عمدہ تراجم کیے۔ ترجمہ کے میدان میں جن اداروں نے کارہائے خاص انجام دیئے اُن میں دلی کالج، دار الترجمہ، سائنٹفک سوسائٹی، جامعہ عثمانیہ، علی گڑھ کالج اور دار المصنفین جیسے اور بہت سے چھوٹے بڑے ادارے شامل تھے، ان اداروں نے اپنی تمام تر توانائیوں کو بروئے کار لاتے اردو ادب کو ایک نئی جہت دی اور اس تحریک نے عالمی ادب کے ساتھ ساتھ مقامی ادب کو بھی مقبولِ عام کیا۔

ترجمہ نے اقوامِ عالم کی زبانوں، فکری و علمی خزانے اور ادب کو سمجھنے میں اہم ترین فریضہ سرانجام دیا۔ اردو میں بے شمار زبانوں کی کتابوں کے تراجم ہوئے لیکن ان میں شریمد بھگوت گیتا کے تراجم خاص اہمیت کے حامل ہیں، بھگود گیتا کے تراجم دُنیا کی کم وبیش ہر زبان میں کثرت سے ہوئے لیکن اردو میں یہ تراجم دُنیا کی کسی بھی زبان کی نسبت سب سے زیادہ ہیں جو اس کی فکری، علمی، روحانی، تہذیبی، معاشرتی، مذہبی اور ادبی اہمیت عظمت کی سب سے بڑی روشن دلیل ہے۔ گیتا کے یہ تراجم سیاسی، سماجی اور مذہبی مقاصد کے حصول کے لیے کیے گئے۔

* صدر شعبہ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

بھگوت گیتا ہندوستان کی سماجی، مذہبی اور ثقافتی و فکری زندگی میں اساسی حیثیت کی حامل ہے، یہ ایک ایسا فکری و ادبی صحیفہ ہے جو ہندوستان کے لوگوں کے لیے روحانی و مادی ترقی کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔گیتا کا شمار دنیا کے اُن ادبی صحیفوں میں ہوتا ہے جنھیں شہرت حاصل ہوئی اور اس کو صدیوں سے ہر خطۂ زمین کے سینکڑوں انسانوں نے اپنی روحانی و مادی زندگی کی اصلاح و فلاح و راہنمائی کے لئے نردبانِ نجات تصور کیا۔شریمد بھگوت(بھگود) گیتا دنیا کی قدیم ترین مذہبی کتابوں میں سے ایک ہے۔ بھگوت گیتا شری کرشن بھگوان اور اُن کے دوست ارجن کے درمیان مکالمہ ہے۔ یہ مکالمہ دراصل کوروکشیتر میں ہونے والی مہابھارت کی جنگ کے درمیان ہوا۔اس مکالمہ کا مرکزی کردارارجن اور مرکز شری کرشن ہیں۔مہا بھارت کی جنگ کے دوران شری کرشن اور ارجن کے درمیان جو مکالمہ ہوا اُسے ہی گیتا کہا جاتا ہے۔خواجہ دِل محمد نے اپنے منظوم ترجمہ میں گیتا کے مفہوم کی وضاحت ان الفاظ میں کی:

"اس کا مضمون شری کرشن جی مہاراج کا وہ اُپدیش ہے جو اُنھوں نے ارجن کو کوروکشیتر کے میدان میں دیا۔۔۔۔انہی سات سو پھولوں کی مالا کا نام گیتا ہے"۔(۱)

پرسرام ورما اپنے نثری ترجمہ میں گیتا کے متعلق اپنی رائے کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

"شری کرشن اور ارجن کا سمباد شریمد بھگوت گیتا کہلایا۔" (۲)

شریمد بھگوت گیتا کے معنی کا مفہوم دھنن جے داس کے مقدمہ میں دیئے گئے شبدوں سے واضح ہو جاتا ہے۔ دھنن جے داس نے گیتا کے معنی کی صراحت اِن الفاظ میں کی ہے:

"بھگود گیتا سنسکرت زبان کے دو الفاظ کا مجموعہ ہے۔یعنی بھگود اور گیتا، بھگود کے معنی ہیں بھگوان اور گیتا کے معنی "گیت" کے ہیں۔"(۳)

مندرجہ بالا صراحت سے ہمیں گیتا اور گیتا کے مفہوم کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ شریمد بھگوت گیتا دراصل نغمۂ خداوندی، نغمۂ توحید ہے۔گیتا بھگوان کا گیت ہے، پیغام ہے۔اس سلسلہ میں ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم نے اپنے منظوم ترجمے میں گیتا کے مفہوم کو زیادہ صراحت سے بیان کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

"لفظ گیتا "گیت" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں'نغمہ' اور پورے صحیفہ کا نام'بھگوت گیتا'ہے یعنی نغمۂ الٰہی۔" (۴)

بھگوت گیتا اگرچہ ہندو دھرم کی اساسی مذہبی کتاب ہے اور یہ کتاب مہابھارت کے چھٹے باب' بھیشم پربھ' کا حصہ ہے۔شریمد بھگود گیتا میں ہندو دھرم کی تمام بنیادی تعلیمات ملتی ہیں۔ بھگوت گیتا کو ویدوں کا عرق یا نچوڑ کہا جاتا ہے۔ہندو دھرم میں ویدوں کی جو شرح لکھی گئی ہیں انھیں اُپنشد کہا جاتا ہے۔اُپ نشد کی شرح شروتی کہلاتی ہیں، اس تمام عمل کو ویدانت کہتے ہیں یعنی ویدوں کا انت یا اختتام۔ بھگوت گیتا مہابھارت کا حصہ ہے محمد اجمل خان اپنے نثری ترجمہ میں اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"بھگوت گیتا ایک نظم ہے، جو ہندو زرمیہ شاعری کی بحر میں لکھی گئی ہے اور رزم نامہ مہابھارت کے چھٹے باب کا ایک حصہ ہے"۔(۵)

بھگوت گیتا مہابھارت کے جس چھٹے باب کا حصہ ہے اسے بھیشم پربھ کہتے ہیں۔ بھگوت گیتا کے اٹھارہ ادھیائے یا باب ہیں ان ادھیائے کو مکالمہ یا فصل بھی کہتے ہیں۔مکمل شریمد بھگوت گیتا سات سو شلوک(verse/text) پر مشتمل ہے:

"بھگود گیتا جو کہ اٹھارہ ادھیائیوں (Chapters) پر مشتمل ہے اور ہر ادھیائے مختلف تعداد کے شلوکوں (Text) پر مشتمل ہے اور یوں پوری بھگود گیتا میں کل سات سو شلوک ہیں"۔(۶)

شریمد بھگوت گیتا کو پہلی بار مہابھارت سے شریشنکراچاریہ نے الگ کیا تھا۔گیتا کے زمانۂ تصنیف کے متعلق مختلف محققوں ادیبوں نے مختلف آراء پیش کی ہیں۔اتنا ضرور تسلیم شدہ ہے کہ اس کو ظہور میں آئے ہوئے پانچ ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔شریمد بھگوت گیتا کی اصل زبان سنسکرت ہے اور یہ سنسکرت شاعری کی خاص بحروں میں منظوم ہے۔شریمد بھگوت گیتا کے شلوکوں میں خاص قسم کی نغمگی ہے۔گیتا کو مختلف ویدانتی فکر رکھنے والے علما نے مختلف نام دیئے ہیں:

"بھگود گیتا کو گیتو پنشد بھی سمجھا جاتا ہے"۔(۷)

بھگود گیتا کا شمار اُپنشد میں بھی کیا جاتا ہے، ہندو دھرم میں کل اُپ نشد کی تعداد ۱۰۸ ہے اور گیتا اُن میں سے ایک اُپ نِشد مانی گئی ہے۔

برصغیر کے روشن خیال انسان دوست علماءو ادبا خاص طور پر مسلمان مفکرین نے اس جوہر پارے کو سب سے پہلے فارسی زبان میں ترجمہ کیا اور اس طرح پہلی مرتبہ یہ جوہر پارہ ہندوستان سے نکل کر دنیا کے دیگر ممالک میں متعارف ہوا۔ اس کے بعد اس نغمۂ عرفان، گنجینۂ معرفت،اکسیر روح، نورِ ہدایت کے تراجم کا سلسلہ شروع ہوگیا۔اس بات پر تمام مترجمین متفق ہیں کہ بھگوت گیتا کا سب سے پہلا ترجمہ فارسی زبان میں مغل بادشاہ اکبر کے عہد میں ہوا۔اس ترجمہ کے پسِ پردہ وہ

مقاصد تھے جو کسی سے پوشیدہ نہیں، اکبر علم دوست اور روشن خیال حکمران تھا اس نے اپنی مذہبی رواداری، روشن خیالی اور سیاسی بصیرت اور علم فہمی کی وجہ سے بہت سی کتابوں کے تراجم کرائے، محقق شیخ محمد اکرم لکھتے ہیں:

"اکبر نے ادبیت کی سرپرستی کی، سنسکرت، عربی، ترکی، یونانی سے فارسی میں کتابیں ترجمہ کروائیں۔ سنسکرت سے جو کتابیں ترجمہ ہوئیں ان میں رامائن، مہابھارت، بھاگوت گیتا، اتھروید اور ریاضی کی کتاب لیلاوتی مشہور ہیں۔"(۸)

مذکورہ بالا فارسی تراجم کی تفصیل بیان کرنے کا یہ مقصد ہے کہ ان تراجم نے مستقبل میں اردو تراجم کے لئے بنیاد فراہم کی،اردومیں ہونے والے بیشتر تراجم ان تراجم کی مرہونِ منت ہیں۔یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے کہ گیتا کا پہلا ترجمہ عہد اکبر میں ہوا۔ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:

"ہندوستانی زبانوں کے علاوہ فارسی ہی دنیا کی پہلی غیر ملکی زبان ہے جس میں پہلی بار گیتا کا ترجمہ کیا گیا۔ تحقیق کا کہنا ہے کہ اکبر بادشاہ کے حکم پر ابو الفیض فیضی نے یہ ترجمہ کیا۔"(۹)

فیضی کا ترجمہ پہلا ترجمہ تھا جس نے اس نگینہ علم و عرفان کو پہلی مرتبہ عالمی ادب میں روشناس کرایا اور اس کے ساتھ ہی دیگر زبانوں میں اس کے تراجم کا ایک مضبوط سلسلہ شروع ہوا،انتظار حسین گیتا کے پہلے مترجم کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

"فیضی گیتا کا پہلا مترجم تھا۔" (۱۰)

فیضی کا ترجمہ بعد میں ہونے والے تراجم کی بنیاد بنا۔فیضی کے فارسی ترجمہ کی اساس پر اردو میں دو منظوم ترجمے ہوئے ہیں، ڈاکٹر خلیق انجم لکھتے ہیں:

"فیضی سے منسوب گیتا کے فارسی ترجمے کے اردو میں دو منظوم ترجمے ہوئے، پہلا ترجمہ چھمی پرشاد صدر نے "صدر کی گیتا" کے نام سے کیا جو ۱۹۱۰ءمیں شائع ہوا۔ دوسرا ترجمہ الم مظفر نگری کا ہے جو "عرفانِ مختوم" کے نام سے ۱۹۲۰ ءمیں شائع ہوا۔"(۱۱)

مندرجہ بالا تراجم کے بعد بہت سے انگریزی، فرانسیسی تراجم سامنے آئے انگریزی میں پہلا ترجمہ برطانوی ماہر لسانیات چارلس ولکنز Charles Wilkins نے ۱۷۸۵ءمیں کیا اور ۱۸۶۱ءمیں ایمائل بورنوف Emile Burnouf نے کیا، اس کے بعد انگریزی تفسیر و ترجمہ Shrimad Bhagwat Gita Rahasaya کے نام سے بال چندر سیتا رام نے کیا، اسی طرح The Shriamad Bhagwat کا انگریزی ترجمہ و شرح J.N.Sanyaz نے کیا۔منشی رام منوہر لال پبلشرز نئی دہلی نے ۱۹۸۴ ء میں اس ترجمہ کی اشاعت سوم کی ،اس سے قبل یہ ترجمہ ۱۸۰۰ءمیں شائع ہو چکا تھا، انگریزی میں آخری بڑی شرح و ترجمہ سوامی نکھل آنند نے کی۔۱۹۰۰ءمیں شریمد بھاگوت گیتا کا پنجابی میں منظوم ترجمہ کپل دیو نے کیا "بھاگوت گیتا منظوم ،پنجابی"، یہ ترجمہ دیوان چند گنگا رام ،لاہور نے شائع کیا اس ترجمہ کی ایک کاپی سردار جھنڈیر لائبریری میلسی میں دستیاب ہے۔

ڈاکٹر شان الحق حقی نے اپنے منظوم ترجمہ میں جن تراجم کا ذکر کیا اُن میں ہرے کرشنا تنظیم کے بانی آچاریہ سوامی پربھوپاد کا کیا ہوا ترجمہ Bhagwat Gita As it is اور آر سی زائر، کا انگریزی ترجمہ جو Hindi scriptures میں شائع ہوا تھا، اس کے علاوہ انھوں نے سوامی پرمانند کا ترجمہ The Blessed Lord's Song بھی شامل ہیں مذکورہ بالاان تراجم کے علاوہ انھوں نے تین دیگر انگریزی تراجم کا ذکر کیا ہے۔تحقیق کے مطابق اردو میں گیتا کے سو سے زیادہ تراجم ہو چکے ہیں لیکن مختلف مترجمین نے ان کی تعداد کم وبیش بیان کی ہے:

> "شریمد بھگوت گیتا کے تقریباً ۸۲ تراجم ہو چکے ہیں جن میں تقریباً پندرہ منظوم میں کچھ تراجم ایسے بھی ہیں جن کا جزوی طور پر منظوم ترجمہ بھی ہے۔" (۱۲)

پروفیسر انور جلا پوری نے اردو میں گیتا کے منظوم و نثری تراجم میں پندرہ خالصتاً منظوم تراجم کا ذکر کیا ہے اور اُن کے شاعروں کے نام درج ذیل بتائے ہیں ہیں:

> "۱۔منشی رام سہائے تمنا۲۔لالہ آتما رام۳۔منشی پنا لال بھارگو۴۔دیو کی نندن۵۔سری برج اندر کنوار۶۔منشی بجرنگ سہائے، صنوبر عظیم آبادی۷۔علامہ الم مظفر نگری۸۔منشی بشیشور پرشاد لکھنوی۹۔رگھو نندن سنگھ ساحر دہلوی۱۰۔مسز برکت رائے۱۱۔خواجہ دل محمد۱۲۔ڈاکٹر شان الحق حقی۱۳۔شمبھو راج کشور احقر جانشی"۔(۱۳)

اس نغمۂ عرفان کا ہندوستان کے شہر لکھنو سے عربی میں بھی ترجمہ ہوا،اس کے متعلق شیخ عبدالغنی نے اپنے ایک تحقیقی مضمون اردو میں گیتا کے تراجم میں لکھتے ہیں:

> "ہندوستان سے گیتا کا پہلا عربی ترجمہ 1933ءمیں کلکتہ سے شائع ہوا،یہ ترجمہ کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ اسلامی تاریخ وثقافت کے صدر نشیں ڈاکٹر مکھن لال رائے نے کیا۔"(۱۴)

اس جواہرپا رے کی عظمت کے پیشِ نظراردو ادب میں گیتا کے تراجم کی روایت کا مضبوط سلسلہ دکھائی دیتاہے۔گیتا کے اردو تراجم کی تعداد کم وبیش سو کے قریب ہے لیکن دستیاب تراجم میں نثری و منظوم تراجم کی روایت تراجم کی اشاعتِ زمانی کے مطابق درج ذیل ہے:

۱۔ گیتا کا پہلا اردو نثری ترجمہ ۱۸۶۳ءمیں کنہیا لا ل الکھ وہاڑی نے "گیان پرکاش" کے نام سے کیا،گیتا یہ ترجمہ گیان پرکاش پریس اکبرآباد ، آگرہ سے شائع ہوا۔(۱۵)

۲۔ سوامی کشور داس، کرشن داس کرت،شریمد بھگوت گیتا (اصلی لاہوری) ، کرم سنگھ امر سنگھ پستک وکریتا، ہردوار، دلی یہ ترجمہ ۱۹۰۰ءسے قبل کا ہے۔یہ اردو ترجمہ ہے لیکن کتاب کے سرِورق پر اردوکے لئے لاہوری لفظ استعمال ہے۔

۳۔ سوامی کشور داس، کرشن داس کرت ، مترجم ،شریمد بھگوت گیتا ، بھائی جواہر سنگھ، کرپال سنگھ اینڈ کو پبلشرز اینڈ بک سیلرز، امرت سر یہ ترجمہ سو سال پرانا ہے لیکن سرورق پر س ن ہےنہ مذکورہ بالا ترجمہ اور اس ترجمہ کے مترجم ایک ہی ہیں لیکن دونوں تراجم میں واضح فرق ہے۔

۴۔ سوامی کشور داس ، کرشن داس کرت ، شریمد بھگوت گیتا ،سندر سیوامنڈلی، کوٹر ی ضلع دادو، سندھ پاکستان،س،ن

یہ ترجمہ مذکورہ بالا دلی ایڈیشن کا عکسی ایڈیشن ہے لیکن اس ترجمہ کے شروع میں مہا بھارت کا تفصیلی حال بیان کیا گیاہے جو مذکورہ بالا دونوں تراجم میں نہیں ہے۔

۵۔ منشی شیام سندر لعل، بھگوت گیتا ، مطبع منشی نول کشور لکھنو،۱۹۰۹ء

مطبع منشی نول کشور سے شائع ہونے والااردو زبان میں بھگوت گیتا کا یہ پہلا ترجمہ ہے۔ترجمہ اصل سنسکرت کے شلوک کے ساتھ ہے اور ہر شلوک کی شرح بھی کی گئ تھی۔

۶۔ پنڈت ہری رام بھارگو ،شری مد بھگوت گیتا بھاشا اردو، مطبع منشی نول کشور، لکھنو

یہ بہ محاورہ اورآسان ترجمہ ہے۔شلوک کے ترجمہ کو دیگرتراجم کی نسبت الگ نہیں کیا گیا بلکہ ترتیب سے مفہوم کو عبارت کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔

۷۔ پنڈت دینا ناتھ مدن ،شریمد بھگوت گیتا یعنی مخزنِ اسرار، مطبع بھار گو پریس، متھرا،اشاعت چہارم ۱۹۱۲ ء، پنجم۱۹۲۱ء، ۱۹۳۰ء

۸۔ منشی دیوی پرشاد نے بھگود گیتا کا اردو ترجمہ" بھگودگیتاآسان اردو میں"کے نام سے کیا، یہ ترجمہ ۱۹۱۳ءمیں رام پریس میرٹھ اتر پردیس سے شائع ہوا۔(۱۶)

۹۔ منشی رام سائے المتخلص تمنا لکھنوی، بھگوت گیتا منظومہ تمنا مع گیتا مہاتم و کرشن دھیان درپن، مطبع منشی نول کشور لکھنو، ۱۹۱۳ء

۱۰۔ قاضی محمد نیر صدیقی نے بھگودگیتا کا ترجمہ" اسرارِمعرفت" کے عنوان سے کیا،اس ترجمہ کو سیوک سیوم پریس لاہور نے ۱۹۱۵ءمیں شائع کیا۔(۱۷)

۱۱۔ "فلسفہء الوہیت"کے نام سے پنڈت جانکی ناتھ مدن دہلوی نے شریمد بھگود گیتا کا اردوترجمہ کیا، اس ترجمہ کی اشاعت پنجم رام نائن پریس، مُتھرا(اتر پردیش)ہندوستان سے ۱۹۲۲ءمیں ہوئی۔(۱۸)

11B۔ منشی جگن ناتھ پرساد عارف نے "سرچشمہء عرفان" کے نام سے بھگود گیتا کا ترجمہ کیا۔یہ ترجمہ نامی پریس میرٹھ نے ۱۹۲۵ءمیں شائع کیا۔(۱۹)

۱۲۔ منشی کیدار ناتھ نے شریمد بھگوت گیتا کا ترجمہ" راہِ معرفت "کے عنوان سے ترجمہ کیا۔اس ترجمہ کو مہتاب پریس، دلی نے ۱۹۲۶ءنے شائع کیا۔(۲۰)

۱۳۔ بابو بھگوان داس بھارگو، بھگوت گیتا اردو" مطبع منشی نول کشور لکھنو ،اشاعت اوّل یکم جنوری ۱۹۲۸ء، تیسری اشاعت ۱۹۴۵ء

یہ ترجمہ مطبع منشی نول کشور سے شائع ہونے والے تراجم میں عمدہ ترین ترجمہ ہے ،اس ترجمہ میں اصل سنسکرت شلوک ناگری رسم الخط میں دیئے گئے ہیں، ساتھ میں ترجمہ کے ہر شلوک کی شرح اور مشکل الفاظ کے معنی دیئے گئے ہیں۔ اس ترجمہ کی خاص بات یہ ہے کہ مترجم نے مقدمہ میں مہابھارت کی مفصل تفصیل اور گیتا میں شامل کرداروں کا مختصر تعارف پیش کیا ہے جس سے بھگوت گیتا کی تفہیم عام قاری کے لئے آ سان ہو جاتی ہے۔ ہر شلوک کے ساتھ حواشی کو

صراحت کے ساتھ پاورق میں بیان کیا گیا ہے اس طرح یہ ترجمہ ادبی اہمیت کے ساتھ علمی و تحقیقی اہمیت کا بھی حامل ہے۔ اس ترجمہ کی زبان انتہائی آسان وعام فہم ہے۔

۱۴۔ شریمد گیتارہسیہ سار، مترجم شانتی نارائن، پسرز راجپال اینڈ سنز بک سیلرز و پبلشرز، لاہور، س،ن

۱۵۔ شانتی نارائن ، شریمد بھگوت گیتا رہسیہ، پرکاشک دفتر اشاعت گیتا رہسیہ (اردو) لاہور،

"شریمد بھگوت گیتا رہسیہ" گیتا کی یہ شرح لوک مانیہ تلک مہاراج کی ہندی و سنسکرت زبان میں کی ہوئی ہے۔اس کا اردو ترجمہ شانتی نارائن نے اسی نام سے کیا ہے۔ بھگوت گیتا کا یہ ترجمہ لاہور سے گیتا رہسیہ کے ادارہ سے قسط وار شائع ہوتا تھا۔اس مکمل ترجمہ کے حصہ اول کو کتابی شکل میں پرکاشک دفتر اشاعت گیتا رہسیہ (اردو) لاہور نے شائع کیا۔(۲۱)

۱۶۔ رائے بھوانی پرشاد، سری اُپاسنی گیتا المعروف نغمہ توحید ، دکن لا رپورٹ پریس ،جام باغ، حیدر آباددکن، س ن (۲۲)

۱۷۔ مہاتماگاندھی، "اناسکتی یوگ یعنی شریمد بھگوت گیتامع گیتا بودھ"لالہ لاجپت رائے اینڈ سنز تاجرانِ کُتب ،دہلی ،بار اول جون۱۹۲۹ء

مہاتماگاندھی،"شریمد بھگوت گیتامع گیتا بودھ"خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۱۹۹۱ءاشاعت دوم مہاتما گاندھی،"گیتا کا گیان"، نگارشات پبلشرز لاہور ، اشاعت سوم ۲۰۰۷ء(۲۳)

مہا تما گاندھی کا گیتا کا کیا ہوا یہ ترجمہ پہلی مرتبہ "اناسکتی یوگ یعنی شریمد بھگوت گیتامع گیتا بودھ " کے نام سے زیورِطباعت سے آراستہ ہوا،اس ترجمہ کولالہ لاجپت رائے اینڈ سنز تاجران کُتب دہلی نے جون۱۹۲۹ءمیں شائع کیا،اس ترجمہ کو اس کی علمی و فلسفیانہ اہمیت کے پیشِ نظرخدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ۱۹۹۱ءاشاعت دوم سے آراستہ کیا، یہ ترجمہ باول کاعکسی ایڈیشن ہے،اس اشاعت پر اس کا نا"شریمد بھگوت گیتامع گیتا بودھ" اس ترجمہ کی اشاعت سوم نگارشات پبلشرز لاہور نے ۲۰۰۷ء"گیتا کا گیان" کے نام سے اشاعت کی۔

۱۸۔ منور لکھنوی،منظوم بھگوت گیتا موسومہ نسیمِ عرفان، کورونیشن پرنٹنگ ورکس،دہلی، بار اول۱۹۳۵ء

منور لکھنوی، منظوم بھگوت گیتا موسو مہ نسیم عرفان، مشورہ بُک ڈپو،دہلی، باردوم فروری۱۹۶۱ء

گیتا کے اس ترجمہ کا تعارف اُس وقت کے مشہور ماہر زبان سنسکرت ڈاکٹر بھگوان داس نے لکھا ہے،اس ترجمہ کا انتساب منور لکھنوی نے اپنے والد منشی دوارکا پرشاد کے نام کیا ہے، منشی دوارکا پرشاد نے بھی مہا بھارت اور رامائن کا اردو میں ترجمہ کیا تھا۔

۱۹۔ چودھری روشن لال نے بھگود گیتا کا اردو ترجمہ "گیتا امرت یا اکسیرِ روح کے نام سے کیا۔(۲۴)

۲۰۔ منشی جگن ناتھ خوشتر،بھاگوت نظم اردو،مطبع منشی نول کشور ،کانپور ،س ن

۲۱۔ بھگوت گیتا، پنڈت لکشمی نارائن مصرا،انجمن ترقی اردو(ہند) حیدر آباد،س ن

اس ترجمہ کا تعارف سکریٹری انجمن ترقی اردو(ہند) بابائے اردو مولوی عبدالحق نے لکھا ، ریاست اڑیسہ کے وزیر اعظم ہری کشن مہتاب نے گیتا کے اس ترجمہ کی اشاعت کے لیے مالی معاونت فراہم کی۔

۲۲۔ پنڈت یوگی راج نظر سوہانوی،کلامِ ربانی،شوالک پبلشنگ کمپنی سپاہی مل سٹریٹ ،انبالہ شہر، ۱۹۳۴ء

۲۳۔ محمد اجمل خان، نغمہ خداوندی، برقی پریس الٰہ آباد،۱۹۳۵ء(۲۵)

محمد اجمل خان، نغمہ خداوندی، کُتب خانہ عزیزیہ، دلی،۱۹۴۳ء(۲۶)

محمد اجمل خان، نغمہ ءخداوندی، انجمن ترقی اردو علی گڑھ ، ۱۹۵۲ء

محمد اجمل خان، نغمہ خداوندی ،خُدا بخش اُ ورنٹل پبلک لائبریری، پٹنہ ۱۹۹۲ء(۲۷)

بھگود گیتا کے تراجم میں پروفیسر محمد اجمل خان کا کیا ہوایہ ترجمہ سب سے زیادہ مرتبہ شائع ہوا،یہ ترجمہ علمی ادبی اہمیت کا حامل ہے۔

۲۴۔ چودھری روشن لعل ایم۔اے ،گیتا پرکاش المعروف نورِ ہدایت،دیش بھگت،ملتان، ۱۹۳۷ء

چودھری روشن لعل ایم۔اے، ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان نے اس کا ترجمہ کیا اس ترجمہ کو "دیش بھگت" ہفتہ روزہ اخبار کے ایڈیٹر بھگت بہاری لال جگیاسو نے ملتان سے شائع کیا۔

۲۵۔ چودھری روشن لعل ایم۔ اے ،گیتاگیان المعروف روحِ معرفت،میسرز جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز ،چوک متی لاہور،۱۹۴۲ء(۲۸)

مذکورہ بالا ترجمہ کے آخری اوراق پرگیتا کے مزید دو تراجم کی نشان دہی ہوئی ان دونوں تراجم کے مصنف بھی چودھری روشن لال ایم۔ اے، اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنرہیں لیکن تراجم کے نام مختلف ہیں پہلا" گیتا امرت المعروف

اکسیر روح"اور دوسرا "گیتا رتن المعروف جواہر معرفت" ہے۔شیخ عبدالغنی نے اپنے تحقیقی مضمون " بھگود گیتا اردو میں" بھی اس ترجمہ کا ذکر کیا ہے:

"چودھری روشن لال نے بھگود گیتا کا اردو ترجمہ "گیتا امرت یا اکسیرِ روح کے نام سے کیا۔"(۲۹)

۲۶۔ سیماب اکبر آبادی نے بھگود گیتا کا ترجمہ "کرشن گیتا' کے نام سے کیا، یہ ترجمہ الہ آباد سے مطبع کالی کے متر،پرنٹرو پبلیشر سے ۱۹۴۰ءمیں شایع ہوا۔

۲۷۔ پنڈت روپ نارائن پانڈے نے "شریمد بھگود گیتا" کے عنوان سے گیتا کا اردو ترجمہ کیا،یہ ترجمہ لکھنو سے ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا۔(۳۰)

۲۸۔ بنکٹ پرشاد خلیق' نے ' مخزنِ گیان" کے نام سے شریمد بھگود گیتا کا ترجمہ کیا اس ترجمہ کو عظیم سٹیم پریس ، حیدر آباد نے ۱۹۴۵ءمیں شائع کیا۔(۳۱)

۲۹۔ ستیہ پرکاش سروری،"گیتا ہندستانی نظم میں"نووینتم پرکاشن،شنکر بھون،شاہدرا،دہلی،۱۹۶۴ء(۳۲)

۳۰۔ خواجہ دل محمد، دل کی گیتا، خواجہ بک ڈپو،لاہور ،۱۹۴۴ء/ خواجہ دل محمد، دل کی گیتا، فکشن ہاؤس لاہور، ۲۰۱۳

" دِل کی گیتا/ بھگود گیتا" یہ ترجمہ خواجہ دِل محمد نےکیا ہے اس ترجمہ کو پہلی بار خواجہ بک ڈپو،لاہور نے۱۹۴۴ءمیں شائع کیا تھا،اس ترجمہ کی اشاعتِ دوم فکشن ہاؤس لاہور نے ۲۰۱۳ءمیں کی۔خواجہ دِل محمد کلیہ ترجمہ منظوم ہے ،لیکن مقدمہ سے قبل مترجم نے گیتا کا تعارف، اس کے موضوعات اور اس کی تعلیمات پر عالمانہ فاضلانہ بحث کی ہے اس حوالے سے یہ ترجمہ انتہائی اہمیت کاحامل ہے۔اس کے بعد ہر باب میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

۳۱۔ الم مظفر نگری نے بھگود گیتا کا ترجمہ" آہنگ ِسرمدی یعنی عرفانِ مختوم" کے نام سے کیایہ ترجمہ۱۹۵۴ءمیں اشوک پریس دہلی سے شائع ہوا۔"

۳۲۔ جانکی ناتھ مدن ،پنڈت،مترجم،شریمد بھگوت گیتا ، سری سیوا ست سنگت روہڑی پاکستان، ۱۹۶۶ء

گیتا کا یہ نثری ترجمہ پاکستان سے شائع ہونے والے ابتدائی تراجم میں سے ایک ہے۔

۳۳۔ ڈاکٹرحسن الدین احمد،'شریمد بھگوت گیتا یا نغمہ الوہیت'، نیشنل بک ٹرسٹ انڈیا، نئ دہلی، ۱۹۷۵ء

۳۴۔موہن لال چھابڑ یہ ، من کی گیتا، وجیتا آفسٹ پرنٹر، نئی دلی ، ۱۹۷۷ء(۳۳)

مترجم موہن لال چھابڑ کا یہ نثری ترجمہ ان کی ذاتی کاوش سے شائع ہوا۔اس ترجمہ کو وجیتا آفسٹ پرنٹر، نئی دلی نے ۱۹۷۷ءمیں شائع کیا۔

۳۵۔ارگڑ آنند سوامی،یتھارتھ گیتا،، ہندوستان ،۹۸۳ اء

یہ ترجمہ علمی ادبی اہمیت کا حامل ہے۔یہ ترجمہ عام فہم نہیں ہے۔اس میں دقیق قسم کی ادبی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔یہ ضخیم ترجمہ ہے۔

۳۶۔ چرن داس ِدے ۔شریمد بھگود گیتا کا اردو ترجمہ کیا یہ ترجمہ شری بھگوت آشرم ،ضلع عادل آباد سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا۔(۳۴)

۳۷۔ڈاکٹر سید غیاث الدین محمد عبدالقادر ندوی,شری کرشن اور بھگوت گیتا،نظامی پریش،لکھنو،بار اول ۱۹۸۲ء

بھگوت گیتا کا یہ منظوم ترجمہ فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی ،حکومت اتر پردیش کے مالی تعاون سے شائع ہوا،ڈاکٹر غیاث الدین سابق استاد دار العلوم ندوہ العلما لکھنو رہے ہیں، ا سٹیٹ تکمیل الطب کالج،لکھنومیں عربی کے لیکچرار ہیں،ڈاکٹر صاحب نے ”خلافات البصرین والکونین فی النحو“ کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھ کرپی۔ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔عربی نحو کے مخطوطہ“ عین الہدیٰ“ پر ڈی۔لٹ کے لیے تحقیق جاری ہے۔

۳۸۔پروفیسریشیہ پال بھاٹیہ ،رئیس امر وہوی ”بھگود گیتا“، بھگتی ویدانت بک ٹرسٹ، اسکون، کیلیفورنیا، یو۔ایس۔اے، کلاسک پرنٹرز،لاہور ، جولائی ۱۹۹۰ءجولائی ۱۹۹۲ء

پروفیسریشیہ پال بھاٹیہ اور رئیس امر وہوی نے مل کر بھگود گیتا کا یہ ترجمہ کیا، اس کے صرف چار ادھیائے کا ترجمہ ہو سکا اس دوران رئیس امروہوی کا اندوہناک قتل ہوا جس کی بنا پر یہ کام آگے نہ ہوا۔اس ترجمہ کو بھگتی ویدانت بک ٹرسٹ، اسکون، کیلیفورنیا، یو۔ایس۔اے اور کلاسک پرنٹرز لاہور نے شائع کیا۔یہ ترجمہ پہلی مرتبہ جولائی ۱۹۹۰ءاور دوسری مرتبہ جولائی ۱۹۹۲ءمیں شائع ہوا۔اس ترجمہ کو بعد میں دھننجے داس نے مکمل کیا۔

۳۹۔ سرو آنند کول پریمی نے شریمد بھگود گیتا کا منظوم اردو ترجمہ کیا یہ ترجمہ دہلی سے۱۹۹۲ءمیں شائع ہوا۔(۳۵)

۴۰۔ڈاکٹرشان الحق حقی ،بھگود گیتا، انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی، ۱۹۹۴ء

۴۱۔ روشن لعل ایم۔اے،رائے،بھاگوت گیتا ، فکشن ہاؤس لاہور،۱۹۹۲ء

۴۲۔بنسی لال اٹھوال،'شریمد بھگوت گیتا'، گیتا آرٹ پبلیکیشن ویلفیئر ٹرسٹ کراچی،۲۰۰۰ء،۲۰۰۸ء

یہ ترجمہ علمی و ادبی حوالے سے انتہائی معیاری ترجمہ ہے۔رنگین چھپائی کے ساتھ اس ترجمہ میں اصل سنسکرت شلوک ناگری رسم الخط میں اور اردو میں شلوکوں کا تلفظ اور ساتھ ہی انگریزی رسم الخط میں بھی ان شلوکوں کا تلفظ دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو شلوک کا درست تلفظ پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ آسانی رہے۔اس ترجمہ میں گیتا کے شلوکوں کو مختلف تصویروں کے ذریعے بھی پیش کیا گیا ہے، یہ ترجمہ انتہائی آسان اردو میں کیا گیا ہے۔ترجمہ میں اردو ہی کی اصطلاحات کو بروئے کار لایا گیا ہے۔یہ ترجمہ پہلی بار سن ۲۰۰۰ءمیں شائع ہوا اور اس کی اشاعت دوم ۲۰۰۸ءمیں ہوئی۔

۴۳۔ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم، شریمد بھگوت گیتا، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۱ء، ۲۰۰۸ء

دستیاب منظوم تراجم میں یہ ترجمہ عمدہ ترین ہے۔اس ترجمہ کا مقدمہ اول ماہر ادیب افسانہ نگار انتظار حسین نے لکھا ہے جبکہ مقدمہ ثانی مترجم کی بیٹی پروفیسر ڈاکٹر رفیعہ حسن نے' تعارف' کے عنوان سے لکھا ہے۔اس کے بعد شریمد بھگوت گیتا کا مفصل تعارف بیان کیا گیا ہے۔

۴۴۔رام کرشنا اپلا چاری ، شریمد بھگود گیتا،گیتا پریس،گورکھ پور، ۲۰۰۳ء

رام کرشنا اپلا چاری محکمہ تعلیم میں شماریاتی آفیسر تھے ، ریٹائرمنٹ کے بعد یہ ترجمہ ۴۷ سال کی عمر میں ایک سال کی مسلسل محنت سے کیا۔

۴۵۔سوامی پربھوپاد ، شریمد بھگود گیتا، بھگتی ویدانت بک ٹرسٹ ،کراچی ۲۰۰۹ء،

شریمد بھگود گیتا کے نثری تراجم میں یہ ترجمہ سب سے زیادہ مفصل ترجمہ ہے۔اس ترجمہ کے دنیا کی تمام چھوٹی بڑی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔یہ ترجمہ بین الاقوامی معیار کا حامل ہے۔اس ترجمہ میں اصل سنسکرت شلوک کو شامل کیا گیا ہے اور ان اشلوکوں کا اردو میں اعراب کے ساتھ درست تلفظ فراہم کیا گیا ہے۔ہر شلوک کے ساتھ اس کے سنسکرت الفاظ کے معنی دیئے گئے ہیں، اس کے ساتھ بامحاورہ ترجمہ اور ترجمہ کے بعد اس شلوک کی شرح و تفسیر دی گئی ہے۔ضخامت کے حوالے سے اب تک کے اردو تراجم میں یہ ترجمہ انتہائی علمی و ادبی معیار کا حامل ہے۔پہلی مرتبہ یہ ترجمہ سن ۲۰۰۰ءمیں شائع ہوا آخری اشاعت ۱۴/اگست ۲۰۰۹ءمیں ہوئی۔

۴۶۔ پرسرام جی ورما،شریمد بھگوت گیتا، کشور لاکھا اینڈ بلرام پریس لاڑکانہ ، س ن

یہ میعاری ترجمہ ہے، رنگین چھپائی کے ساتھ شلوکوں کی باتصویر وضاحت کی گئی ہے۔

۴۷۔انور جلال پوری، اردو شاعری میں گیتا، نعمانی پرنٹنگ پریس، گولہ گنج، لکھنو،۲۰۱۳ء،

"اردو شاعری میں گیتا یابھگوت گیتا یا نغمہ عمل" کے عنوان سے یہ منظوم ترجمہ ہندوستان کے شہر لکھنو سے انور جلال پوری نے جولائی ۲۰۱۳ءمیں شائع کیا ہے۔اس منظوم ترجمہ میں ترجمہ سے قبل مصنف نے مقدمہ میں مفصل فلسفیانہ بحث کی ہے، جو اس ترجمہ کی ادبی قدرو منزلت میں اضافہ کا باعث ہے۔

۴۸۔دھنن جے داس، شریمد بھگود گیتا، ڈان بکس، لاہور، ۲۰۱۵ء

دورِ جدید کے تراجم میں یہ نیا ترجمہ ہے، اس ترجمہ کو پہلے مترجم نے ذاتی طور پر شائع کیا بعد میں نگارشات نے بھی اسے شائع کیا تھا۔آخری مرتبہ یہ ترجمہ "بھگود گیتا" کے نام سے ڈان بکس لاہور نے ۲۰۱۵ءمیں شائع کیا۔یہ ترجمہ سوامی شریلہ پربھوپاد کے ترجمہ کی بنیاد پر کیا گیا ہے، اس ترجمہ کی ابتدا میں مترجم نے فلسفہ ویدانت کے مطابق مفصل بحث کی ہے۔یہ ترجمہ پروفیسر یشپا پال بھاٹیہ اور رئیس امر وہوی کے ترجمہ کا ضمیمہ ہے۔

۴۹۔ پرسرام جی ورما،شریمد بھگوت گیتا، کشور لاکھا اینڈ بلرام پریس لاڑکانہ ، س ن

"شریمد بھگوت گیتا" کا یہ ترجمہ پرسرام جی ورما نے کیا ہے جبکہ اس کا مقدمہ 'تعارف' لکھی بہرام چند لاسی نے لکھا ہے ان کا تعلق بیلہ ضلع لسبیلہ بلوچستان سے ہے، لیکن کتاب کے سرِ ورق سے آخر تک کہیں بھی سن اشاعت اور اشاعتی ادارہ کا نام نہیں ہے۔

۵۰۔عبدالعزیز خالدنے شریمد بھگود گیتا کا اردو ترجمہ کیا یہ ترجمہ انجمن ترقی اردو (پاکستان) کراچی نے شائع کیا۔(۳۶)

۵۱۔سلطان احمد صدیق گورکھپوری نے"گیتا منظوم" کے عنوان سے گیتا کا ترجمہ کیا ،اس ترجمہ کو ہیرا لال بھٹناگر نے شائع کیا۔(۳۷)

۵۲۔منشی شیو برت لال نے شریمد بھگود گیتا کا اردو ترجمہ کیا یہ ترجمہ دو جلدں میں سلیمی برقی پریس الہٰ آباد سے شائع ہوا۔(۳۸)

۵۳۔پنڈت پربُھو دیال اشک لکھنوی نے شریمد بھگود گیتا کا منظوم اردو ترجمہ " غذاے روح "کے نام سے کیا۔(۳۹)

۵۴۔سورج نارائن مہرنے شریمد بھگود گیتا کا منظوم اردو ترجمہ "فلسفہ گیتا" کے نام سے کیا۔(۴۰)

حوالہ جات:

۱۔ دل محمد، خواجہ، دل کی گیتا، فکشن ہاؤس لاہور، ۲۰۱۳ء، ص۷
۲۔ پرسرام ورما، مترجم، شریمد بھگوت گیتا، بیلہ ضلع لسبیلہ بلوچستان، س ن، ص۵
۳۔ دھنن جے داس، مترجم، شریمد بھگود گیتا، ڈان بکس، لاہور، ۲۰۱۵ء ص۱۱
۴۔ عبد الحکیم، خلیفہ، ڈاکٹر، مترجم، شریمد بھگوت گیتا، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۱ء، ص۱۸
۵۔ محمد اجمل خان، مترجم، نغمہ خداوندی، برقی پرنس الہ آباد، ۱۹۳۵ء، ص۳۳
۶۔ دھننجے داس، مترجم، شریمد بھگود گیتا، ڈان بکس ، لاہور، ۲۰۱۵، ص۱۱
۷۔ پربھوپاد، سوامی، شریمد بھگود گیتا، بھگتی ویدانت بک ٹرسٹ کراچی ،۲۰۰۹ء، ص۲
۸۔ محمد اکرم، شیخ، رودِ کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ،لاہور،۱۹۸۷، صفحہ ۱۶۴
۹۔ خلیق انجم، مقدمہ، بھگود گیتا، انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دلی، ۱۹۹۴، ص۸
۱۰۔ انتظار حسین، مقدمہ، خلیفہ عبدالحکیم،ڈاکٹر، شریمد بھگوت گیتا، سنگ میل پبلی کیشنزلاہور، ۲۰۰۸ء، ص۳
۱۱۔ خلیق انجم، مقدمہ ، شان الحق حقی، مترجم، بھگود گیتا، انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دلی، ۱۹۹۴ء، ص۹
۱۲۔ انور جلال پوری، اردو شاعری میں گیتا، نعمانی پرنٹنگ پریس، گولہ گنج، لکھنو۲۰۱۳ء، ص۲۴
۱۳۔ ایضاً
۱۴۔ Abdul ghani shaik,Bhagavad gita in Urdu,Pratnakiriti,vol.i,issue-4,2004.
۱۵۔ ایضاً
۱۶۔ Abdul ghani shaik,Bhagavad gita in Urdu,Pratnakiriti,vol.i,issue-4,2004.
۱۷۔ ایضاً ۱۸۔ ایضاً ۱۹۔ ایضاً ۲۰۔ ایضاً
۲۱۔ اس ترجمہ کی کاپی سردار جھنڈیرلائبریری میلسی میں دستیاب ہے۔
۲۲۔ اس نسخہ کی کاپی سردار جھنڈیر لائبریری میلسی میں دستیاب ہے۔
۲۳۔ اس نسخہ کی کاپی سردار جھنڈیر لائبریری میلسی میں دستیاب ہے۔
۲۴۔ Abdul ghani shaik,Bhagavad git in Urdu,Pratnakiriti,vol.i,issue-4,2004.
۲۵۔ اس نسخہ کی کاپی ہمدرد یونیورسٹی، کراچی کے کتب خانہ بیت الحکمت سے میسر ہوئی۔

۲۶۔ اس نسخہ کی کاپی عصیم پبلک لائبریری ، تحصیل رجانہ ،ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حاصل کی۔
۲۷۔ اس نسخہ کی کاپی سردار جھنڈیر لائبریری میلسی میں دستیاب ہے۔
۲۸۔ اس نسخہ کی کاپی عصیم پبلک لائبریری ، تحصیل رجانہ ،ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دستیاب ہے۔
۲۹ Abdul ghani shaik,Bhagavad git in Urdu,Pratnakiriti,vol.i,issue-4,2004.
۳۰۔ ایضاً ۳۱۔ ایضاً ۳۲۔ ایضاً
۳۳۔ اس نسخہ کی کاپی سردار جھنڈیر لائبریری میلسی میں دستیاب ہے۔
۳۴۔ Abdul ghani shaik,Bhagavad git in Urdu,Pratnakiriti,vol.i,issue-4,2004.
۳۵۔ ایضاً ۳۶۔ ایضاً ۳۷۔ ایضاً ۳۸۔ ایضاً ۳۹۔ ایضاً
۴۰۔ ایضاً

☆☆☆☆☆